Quarterly Research Journal "Al-Qudwah", Volume 02, Issue 04, Oct-Dec 2024

AL-QUDWAH
ISSN(P): 2959-2062 / ISSN(E): 2959-2054
https://al-qudwah.com

ترک صوفیاء میں شیخ ادیبالی کا کردار: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

The Role of Šykẖ Ādybāly Among Turkish Sufis: An Analytical and Research Study

ABSTRACT

Sufism is a spiritual and moral movement based on the fundamental principles of Islamic teachings. Its purpose is spiritual development of man, attaining nearness to Allah, and purification of self. The foundation of Sufism is found in the Qur'an and the Sun nah, where dhikr, contemplation and thought were taught. And kindness is taught. There were many Sufi theologians in the Turkish Empire, including Sufis such as Šykẖ Ādybāly, who presented not only Sufism but also martial concepts. While guiding and living the worldly life, he also paid attention to the spiritual journey and the important aspect in it is "purification" which comes for the purification of the heart by which a person can eliminate the defects within himself to connect with Allah and in the teachings of Sufism. Love, sincerity, and service to humanity are included, and they provide a path that leads the individual to the identity of his inner world and the pursuit of God's pleasure.

Keywords: *Spiritual Sufism, Teachings, Šykẖ Ādybāly,*

AUTHORS

Mazhar Hussain*
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic Gomal University Dera Ismail Khan:
khakimarwat786@gamil.com

Razia Bi Bi**
M.Phil. Scholar Department of Islamic Studies & Arabic. Gomal University D.I.Khan.
razia.khan.123@gmail.com

Dr .Muhammad Islam Ghuni☆
Assistant Professor Department of Islamic Studies &Arabic. Gomal University D I Khan.
islamghuni@gmail.com

Date of Submission: 23-10-2024
Acceptance: 05-11-2024
Publishing: 09-11-2024

Web: https://al-qudwah.com
OJS: https://al-qudwah.com/index.php/aqrj/user/register
e-mail: editor@al-qudwah.com

***Correspondence Author:**
Mazhar Hussain: *Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies and Arabic Gomal University Dera Ismail Khan.*

تمہید:

تصوف ایک روحانی اور اخلاقی تحریک ہے جو اسلامی تعلیمات کے بنیادی اصولوں پر مبنی ہے۔ اس کا مقصد انسان کی روحانی ترقی، اللہ کا قربت اور نفس کی پاکیزگی حاصل ہے۔ تصوف کی بنیاد قرآن وسنت میں ملتی ہے، جہاں ذکر، تفکر، اور احسان کی تعلیم دی گئی ہے۔ ترک سلطنت میں تصوف کے بہت سے متکلمین جس میں شیخ ادیبالی جیسے صوفی جنہوں نے نہ صرف تصوف بلکہ جنگی تصوارات کو بھی پیش کرتے ہوئے راہنمائی کی اور دنیاوی زندگی کے رہتے ہوئے روحانی سفر پر بھی توجہ دی اور اس میں اہم پہلو "تصفیہ" ہے جو دل کی صفائی کے لئے آتا ہے، جس کے ذریعہ سے انسان اپنے اندر کی خامیوں کو ختم کر کے اللہ سے تعلق بنانے اور تصوف کی تعلیمات میں محبت، خلوص، اور انسانیت کی خدمت شامل ہیں، اور یہ ایک ایسا راستہ فراہم کرتی ہے جو فرد کو اپنی داخلی دنیا کی شناخت اور اللہ کی رضا کے حصول کی راہنمائی کرتا ہے۔

شیخ ادیبالی کا تعارف :

جن لوگوں نے ارطغرل غازی کی حمایت کی ان میں خاص طور پر صوفیاء ہیں۔ جن میں شیخ ابن العربی کا نام نمایاں ہے شیخ ابن العربی ارطغرل غازی کے خصوصی روحانی مددگار کے طور پر جانتی ہے۔ شیخ ابن العربی نے ہر مشکل وقت میں ارطغرل غازی کی خصوصی مدد کی اور انہیں جنگ جیتنے کیلئے بہت سی نصیحتیں کیں۔ ابن العربی کے بعد شیخ ادیبالی نے یہ کام انجام دیا۔ شیخ ادیبالی نے سلطنت عثمانیہ قائم ہونے میں بڑا کمال کا کردار اپنایا ہے۔ شیخ ادیبالی اسلام کی تعلیم ارطغرل غازی تک پہنچاتے اور وہ اس پر عمل کرتے۔ ارطغرل غازی شیخ ادیبالی کے بہت قریبی تھے اور اناطولیہ کی متنوع آبادی کے مختلف امور پر بھی گفتگو کرتے تھے۔ عثمان غازی ان کی صحبت میں بیٹھنا پسند کرتے تھے اس طرح شیخ ادیبالی ان کے روحانی مرشد بن گئے بعد ازاں شیخ ادیبالی نے اسے غازی کی تلوار سے بھی نوازا۔ شیخ ادیبالی اخی تنظیم کے ایک انتہائی بااثر عثمانی سنی تھے۔ جنہوں نے ترقی پذیر عثمانی ریاست کی پالیسیاں تشکیل دینے میں مدد کی۔ سلطنت عثمانیہ کے قیام کے بعد وہ اس کے پہلے قاضی شمالی عرب قبیلے بنو تمیم سے تعلق رکھتے تھے اور نسب کے لحاظ سے سید تھے انہوں نے مسلمانوں کو تجارت کی طرف مائل کرنے کیلئے تحریک چلا رکھی تھی۔ شیخ اوادیبالی ترک شہر اناک میں 1206ء میں پیدا ہوئے ان کا اصل نام عماد الدین مصطفیٰ بن ابراہیم بن اناج القرشہری ہے۔ آپ بنو تمیم قبیلے اور الخطر خاندان کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کی وجہ شہرت تصوف بنا۔ آپ ایک ترک صوفی شیخ تھے جو اپنے انصاف اور تعلیم کیلئے مشہور تھے۔ شیخ ادیبالی اپنے وقت کے بڑے ممتاز دانشور، مفسر، محدث، ماہر معاشیات، جنگجو، محقق اور اسلامی فقہ و قانون کے ماہر تھے۔ عثمانی سلطنت کے قائم ہونے کے بعد وہ کافی عرصہ تک بلیجک میں مقیم رہے۔ آج بھی ان کو دنیا بھر میں عقیدت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ (عمومی طور پر اس مقالہ میں تاریخ سلطنت عثمانیہ کو موضوع گفتگو بنایا گیا ہے۔ اور بالخصوص سلطنت عثمانیہ میں شیخ ادیبالی کے تصوفانہ کردار پر خصوصی روشنی بھی ڈالی گئی ہے۔)

ولادت اور خاندانی حالات:

سلطنت عثمانیہ کی بنیاد رکھنے والی شخصیت عثمان غازی کے سسر حضرت شیخ ادیبالی عماد الدین مصطفیٰ بن ابراہیم بن اناج القرشہری بنو تمیم عرب کا قدیم قبیلہ اور الخطر خاندان کی اولاد تھے۔ 1206ء میں اناطولیہ شہر قرامان، ترکی شہر اناک میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار کا نام ابراہیم تھا۔ آپ کے خاندان کا تعلق ایک معزز علمی اور ادبی تاجر گھرانے سے تھا۔ آپ کا نسب سید ہے۔ آپ کے خاندان کا تعلق آہی برادری یعنی اُخی برادری سے تھا۔ آہی برادری چمڑے کے کاروبار سے منسلک کا ہنر مندوں کی برادری تھی جو اُس وقت کے ہر طبقہ میں پسند کیا جاتا تھا۔ آپ

مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ سنی عقیدت سے تعلق رکھتے تھے۔ سلطنت عثمانیہ کے قیام کے بعد پہلے قاضی مقرر ہوئے۔ آپ اناطولیہ کے اندرونی گاؤں میں رہائش پذیر تھے۔[1]

وفات:

شیخ ادیبالی 120 سال کی عمر میں سال 1326ء میں فوت ہوئے۔ انہیں ترکی کے شہر بیلاجک میں سپردخاک کیا گیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے داماد عثمان غازی اور چار ماہ بعد بیٹی بالا خاتون بھی وفات پا گئیں۔

اولاد:

آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ محمود پاشا 2۔ محمد پاشا 3۔ ملحون خاتون ۔ 4۔ رابعہ (بالا خاتون)

شیخ ادیبالی کا حلیہ مبارک:

شیخ ادیبالی عماد الدین کا قد درمیانہ، کشادہ سینہ، گھنی داڑھی، چمکتا چہرہ اور بلند آواز تھے۔ آپ کی آواز میں اس طرح کی تاثیر تھی کہ سننے والے کے دل میں وہ بات اتر جاتی۔[2]

شیخ ادیبالی کے اخلاق و اوصاف:

اللہ کے مقرب بندوں کے اخلاق و اوصاف ہمیشہ سب سے اچھے ہوا کرتے ہیں اور وہ لوگ مخلوق خدا کو دین کی طرف راغب کرتے۔ شیخ ادیبالی کے اخلاق و آداب نہایت متاثر کن تھے۔ تقویٰ و شفقت، حسن و سلوک، کریم النفس، رفیق القلب، فراغ دل اور خوش اخلاقی میں آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں تھا۔ آپ ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتے۔ آپ نے سچائی اور حق گوئی کا دامن کبھی نہ چھوڑا۔ خواہ کتنے ہی مشکلات درپیش کیوں نہ ہو حق کی بات کہنے سے کبھی نہ گھبراتے۔ حاکموں کے سامنے بھی حق کی بات کہتے تھے۔ لوگوں کی غلطیاں اور کوتاہیاں درگزر فرماتے تھے۔ جو کچھ بھی ہوتا وہ سب غریبوں اور حاجت مندوں میں تقسیم کر دیتے تھے۔[3]

شیخ ادیبالی کی تعلیم و تربیت:

شیخ ادیبالی نے ابتدائی تعلیمات کے لئے قرامان شہر کے مشہور حنفی فقیہ نجم الدین الزاہری کی شاگردی اختیار کی۔ اسکے بعد دمشق جا کر اس دور کے معتبر ترین مشائخ علماء سے حدیث تفسیر اور فقہ کا علم حاصل کیا۔

اساتذہ فقہ نہ ہو بالی عماد الدین حفظ ظہر و عدالت عالیہ نے بیٹھے والے اُستاد محترم جناب نجم الدین القاہری کی شاگردی میں آ کر فقہ کی تعلیم حاصل کی۔[4]

[1] . Ottoman History-Misperceptions and Truths.Ahmed Akgunduz.P 45
[2]. The Ottoman empire ,by Halil inalcik .p 55
[3] محمد فہیم عالم، ارتغرل غازی ترکمن، (ناشر، تاریخ اشاعت، جون 2020،)ص 285۔ 284
[4] . Osmanlinin Kokleri Ertugurl Gazi .Tarkan Sucikar .Page 129

شیخ ادیبالی کے اساتذہ:

آپ نے فقہ کی تعلیم کے بعد دمشق جا کر اس دور کے مشہور علماء و مشائخ جو اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ جن کا اسم مبارک صدر الدین، سلیمان اور جمال الدین الحصیری سے علوم حدیث، تفسیر اور فقہ کا علم حاصل کیا۔ اور اولیاء کا مقام و مرتبہ قرآن میں ارشاد خداوندی ہے:

" أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"

ترجمہ: بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے۔"([5])

خلافت عثمانیہ میں شیخ ادیبالی کا مقام و کردار:

مرشد شیخ طریقت، مرشد، پیر بڑے عزت دار یا ماہر عالم کو کہتے ہیں۔

لفظ شیخ کا اصل:

شیخ اس کو کہتے ہیں جو شریعت و طریقت میں کامل ہو اور بیعت لیتا ہو۔ ماہر علم ہو اور لوگوں کی اصلاح کرتا ہو۔ چنانچہ اہل تصوف کے نزدیک جس نے پیغمبر کو قبول کیا وہ اہل شریعت ہے۔ جس نے حاصل کردہ علوم پیغمبر کو لیا وہ اہل طریقت ہے اور جس نے وہ کچھ دیکھا جو پیغمبر نے دیکھا وہ اہل حقیقت ہے انسانی زندگی کے عناصر تین چیزوں پر مشتمل ہیں ایک عقیدہ، دوسری عبادت اور تیسری اخلاق اور ان تینوں عناصر سے متعلق جو احکامات اسلام نے دیئے ہیں وہ شریعت کہلاتے ہیں۔ دراصل اس کائنات میں ہر ایک چیز کی مانند بندگی دورخ ہے۔ ایک ظاہر اور دوسرا باطن ، ظاہری بندگی، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کی ادائیگی سے پوری ہو جاتی ہے۔ مگر باطن میں بندگی کا تعلق ان ارکان کی حقیقت سے ہے۔ اس میں ایمان، محبت، خلوص، خوف خدا، رضائے الٰہی توکل اور اسرار غیب کی تعلیم و تربیت اور اس پر عمل سے واسطہ پڑتا ہے اور بندگی ظاہر و باطن تکمیل کو پہنچتی ہے اور یہی منزل طریقت کی منزل کہلاتی ہے۔ ہر مسلمان کو علم شریعت و علم حقیقت و طریقت کے لیے بلخ کی ضرورت ہوتی ہے۔

سلطنت عثمانیہ کی تعمیر میں روحانی کردار:

تاریخ اسلام میں سلاطین اور بادشاہوں کے ساتھ ساتھ صوفیائے کرام اور علما کا بھی اہم کردار رہا ہے۔ ترکوں کا اسلام کی طرف راغب ہونا انہیں صوفیا کی وجہ سے اناطولیہ میں علماء کو خاص اہمیت حاصل رہی۔ ان سلطنت کے زمانے میں موجود روحانی شخصیت شیخ ادیبالی قابل ذکر ہیں۔ ان سے پہلے ان کے استاد محترم ابن العربی (دور حیات 1234ء- 1145ء) اور اس کے بعد شیخ ادیبالی کا خاص مقام ہے آپ نے اصطلاحی کردار ادا کیا اور سلطنت عثمانیہ جیسی عظیم سلطنت کو وجود میں لانے میں مدد کی ہے۔ ارتغرل غازی شیخ ادیبالی کی درس گاہ میں آتے تھے اور روحانی راہنما ہونے کی حیثیت سے آپ کے ارادوں اور کردار میں بہت رول ادا کیا اور سلطنت عثمانیہ کو ترتیب دینے اور پالیسیاں مرتب کرنے میں مدد کی۔

عثمان کی درس و تدریس:

پہلے ارتغرل آپ کی درس گاہ میں آتے اور اس کے بیٹے عثمان آپ کی درس و تدریس کے مقدس روحانی ماحول میں آپ کی خدمات میں اکثر و بیشتر حاضر ہو کر آپ کی محبت اور روحانی تعلیمات سے فیض یاب ہوتے۔ آپ نے روحانی طور پر عثمان کو بہت تقویت دی اور اسکی ذہنی نشو نما کرنے میں مددگار ثابت ہوئے۔ ارتغرل غازی کی وفات کے بعد بھی عثمان اکثر شیخ ادیبالی کی درسگاہ کا رخ کرتا اور ان کے وعظ و نصیحت میں شرکت کر کے روحانی فیض سے مستفید ہوتا۔ ارطغرل غازی کی وفات کے وقت عثمان غازی کو کی جانے والی آخری وصیت میں بھی شیخ ادیبالی کے مقام و مرتبے کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ منجم باشی اور ادریس تلیسی نے ایک اور روایت نقل کی ہے جس کے مطابق شیخ ادیبالی کی ایک بیٹی تھی جو اخلاق

---

[5] ۔یونس ایمرے، (بزبان ترکی)۔ ٹی آرٹی 1۔ بتاریخ 4 اپریل 2018ء

و کردار اور حسن و جمال میں بے مثال تھی۔ نوجوان عثمان بھی ماہر گھڑ سوار، تیر انداز اور خوبصورت قد و قامت کا حامل شخص بن چکا تھا۔ اس کی بہادری کے قصے پورے خطے میں پھیل چکے تھے۔ اس نے شیخ ادیبالی کی بیٹی سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ اسے پورا یقین تھا کہ شیخ ادیبالی بخوشی اس رشتے کے لیے رضامند ہو جائیں گے۔[6]

لیکن شیخ کا جواب خلاف توقع نکلا۔ شیخ ادیبالی نے فقط یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ابھی اس کا مناسب وقت نہیں ہے۔ نوجوان عثمان، شیخ کے انکار کرنے کی خبر پا کر سخت افسردہ ہوا۔ اس نے حکمت خداوندی سمجھ کر خاموشی اختیار کر لی۔ ایک روز اس کی شہر کے حاکم کے ساتھ دورانِ گفتگو یہ موضوع سامنے آگیا۔ شیخ ادیبالی اسی کے زیر حاکمیت علاقے میں آباد تھے۔ اس نے ادیبالی کے پاس جا کر عثمان کے لیے دوبارہ درخواست کرنے کی یقین دہانی کروائی۔ لیکن در حقیقت اس کا ارادہ مختلف تھا۔ وہ اس دوشیزہ کو اپنے عقد میں لانا چاہتا تھا۔ اس نے ادیبالی کے پاس جا کر اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ شیخ کا جواب اس پر تھپڑ کی طرح پڑا کیونکہ انھوں نے سختی سے رد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔[7]

اب ادیبالی نے اسکی شہر کو ترک کر کے سوغوت کا رخ کیا اور اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آباد ہو گئے۔ عثمان غازی نے والد کی وصیت اور شیخ کے لیے عقیدت کی رو سے کبھی ان سے تعلقات ترک نہ کیے۔ دوبارہ ان کی خدمت میں حاضر ہونا شروع کر دیا اور ان کی صحبت اور درس میں شرکت کرنے لگا۔

عثمان غازی کا خواب:

شیخ ادیبالی کے سوغوت میں آباد ہونے سے عثمان بہت مسرور ہوا کیونکہ ان کے آنے سے عثمان کو روحانی تقویت حاصل ہوئی اور وہ با آسانی شیخ ادیبالی کی خدمت میں حاضر ہو سکتا تھا اور کوئی بھی مشکل درپیش ہونے پر ان کی مدد لے سکتا تھا۔ عثمان نے شیخ ادیبالی کی درسگاہ میں آنے کا سلسلہ بڑھا دیا اور شیخ کی صحبت جاری رہنے کے سبب اکثر رات کو بھی وہیں ٹھہر جاتا۔[8] ایک روز شیخ ادیبالی کے ہاں رات کو سوتے ہوئے اس نے عجیب و غریب خواب دیکھا۔ عثمان نے دیکھا کہ شیخ ادیبالی کے سینے سے ایک ہلال نمودار ہوا اور دیکھتے دیکھتے یہ بڑھ کر بدر کے چاند میں تبدیل ہو گیا اور شیخ کے اندر سے نکل کر اس کے جسم میں داخل ہو گیا۔ اس کے بعد عثمان کے سینے سے ایک درخت نکلا اور بلند ہونے لگا۔ اس کی وسعت اور لمبائی پھیلتی جا رہی تھی۔ اس کی شاخیں روئے زمین کے ایک وسیع حصے پر پھیل گئیں اور اس درخت نے بلند و بالا پہاڑوں، دریاؤں اور بحروں کو بھی اپنے سائے میں لے لیا۔ تمام علاقہ سرسبز ہو گیا اور پہاڑوں پر سے پر نور چشمے جاری ہو گئے۔ ان چشموں اور نہروں کے گرد رنگارنگ پھول اور باغیچے پیدا ہو گئے۔ لوگ گروہ در گروہ ان باغوں کا رخ کر رہے تھے۔ بعض لوگ ان پودوں کو پانی دے رہے تھے اور کچھ اس پانی کو آب حیات کی طرح پی رہے تھے۔ دور دراز کے علاقوں کی طرف ستون، گنبد، مینار اور بلند و بالا عمارات سے مزین شہر نظر آ رہے تھے۔ ان تمام میناروں سے اٹھنے والی اذان محمدی کی صداؤں میں بلبل کے چہکنے کی آواز شامل ہو کر لطیف ماحول پیدا کر رہی تھی۔ اسی اثنا میں باغوں کی خوشبو اور یہ آوازیں چاروں طرف پھیلنے لگی اور ہوا کا رخ مغرب کی جانب ہو کر قسطنطنیہ پہنچ گیا۔ اسی اثنا میں عثمان کی آنکھ کھل گئی۔ عثمان نے صبح ہونے کا بے صبری سے انتظار کیا اور روشنی ہونے پر شیخ ادیبالی کے پاس جا کر اپنے خواب کا احوال سنایا۔ شیخ ادیبالی نے عثمان سے کہا:

"مبارک ہو اے عثمان! حق تعالیٰ نے تمہیں اور تمہاری اولاد کو سلطنت عطا کی ہے۔ میں اپنی بیٹی بالا خاتون کو بھی تمہارے عقد میں دیتا ہوں۔"[9]

6- Osmanli DusunuYordu .Ekream Sama.1.Bolum
7-Kayi 1 Osmanli Tarihi Ertugrulun Ocagi.Prof .Dr.Ahmad Simirgil.P22-23
8- Analitik Osmanli Tarihi.Maksudoglu .Page 18
9 . Tacut-Tevarih.Hoca Sadeddin Effendi. Page 29-30 82. Kitab.i.Cihan Numa Nesri.Mevlana Mehmed Nesri Page 81

شیخ ادیبالی کی بیٹی کا عثمانی مؤرخین نے مختلف ناموں سے ذکر کیا ہے۔ عاشق پاشازادہ[10] اور نشری[11] نے ان کا نام ملحون خاتون لکھا ہے۔ تاریخ اور وچ بیگ میں "رابعہ خاتون"[12] درج ہے۔ رستم پاشانے بالا خاتون کے نام سے ذکر کیا ہے۔[13] شیخ ادیبالی کی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک عثمان کے دی جب کہدوسری بیٹی کا دورسون فقیہ سے نکاح ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ 1289ء میں عثمان غازی سے بالا خاتون کا نکاح تورغوت آلپ نے پڑھایا۔[14]
1301ء میں عثمان غازی نے شیخ ادیبالی کو بیلاجیک کی حاکمیت سونپی۔[15]

اس کے ساتھ ہی شیخ ادیبالی سلطنت عثمانیہ کے اولین قاضی اور مفتی اعظم بھی تھے۔ ان کے داماد اور شاگرد دورسون فقیہ بھی ان کی وفات کے بعد شیخ الاسلام کے منصب پر فائز ہوئے۔ شیخ ادیبالی نے 1326ء میں وفات پائی۔ ان کا مزار بیلاجیک میں ہے۔ اس مزار میں ان کی اہلیہ، بیٹی رابعہ بالا خاتون، دورسون فقیہ، ماخطاط قراحصاری، شیخ مخلص بابا اور ایک نامعلوم عثمانی شہزادہ بھی دفن ہیں۔ شیخ ادیبالی کی تصنیف کردہ کوئی کتاب موجودہ زمانے میں باقی نہیں ہے۔ لیکن درحقیقت عثمان غازی کی روحانی تربیت وراہنمائی کرکے سلطنت عثمانیہ کی بنیادیں رکھنا ہی ان کا سب سے بڑا کارنامہ ہے اور اس سبب سے ان کو ہمیشہ یادرکھا جائے گا۔

تصوف میں شیخ ادیبالی کا رجحان:

تصوف اور صوفیاء کے حوالے تاریخ میں 13 ویں اور 14 ویں صدی میں اعلیٰ مقام رکھتی ہے۔ جن شخصیات کے سبب دنیا کے اس دور میں دین اسلام کے ترجمان کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ جب یہاں حکومتی سطح پر کسی انارکی یا اضطراب کو ہوا دیئے بغیر پوری استقامت کے ساتھ درست سمت میں راہنمائی کرتے ہیں۔ بعد کے زمانوں میں آپ نے تمام علوم کے حصول مکمل کیے تو آپ تصوف کی جانب راغب ہو گئے[16] دمشق میں محی الدین ابن عربی کے قیام کے دوران ان کے حلقہ درس میں شامل ہوکر مرید بننے کا بھی ذکر تاریخ میں موجود ہے۔ یوں تو آپ تمام علوم اسلامیہ میں بے مثال عالم تھے۔ لیکن حدیث فقہ میں اور بلاغت میں آپ کی نظیر ہی نہیں تھی۔ لیکن تصوف میں احکام شریعت کی پوری پوری اسرار حقیقت کا مشاہدہ فرماتے۔ ہر وقت کتاب وسنت کی پیروی اور ذکر خدا میں مشغول رہتے۔

ولایت وبزرگی:

شیخ ادیبالی عماد الدین علم وفضل کے آفتاب و مہتاب تھے۔ آپ کے مجالس ذکرواذکار کی عظمت ورفعت اور تقدس وپاکیزگی کا عالم یہ تھا کہ اسم گرامی زبان پر آتے ہی جبین نیاز عقیدت واحترام کی دہلیز جھک جاتی تھی۔ مایوس دلوں اور ٹوٹے دلوں کی دنیا آباد کرنے والی شخصیت بھی یہی ہے۔ ان کی شان بہت نرالی اور انوکھی ہے۔

اسلامی تاریخ میں شیخ ادیبالی کا تصوف میں کردار معنی ومفہوم اور شیخ ادیبالی کا تعارف بیان ہوا جس سے معلوم ہوا کہ تصوف میں طریقت و شریعت کا درجہ خیر القرون کے زمانے میں تصوف اور بانی درجہ بدرجہ صدیوں میں اسلام کو فروغ ملا اور اسی طرح خلافت عثمانیہ میں شیخ ادیبالی نے تصوف اور تعلیم کو بھی فروغ دیا۔

---

[10] . Tevarih-I Al-Osman, Asikpasazade, P- 35
[11] . Kitab-I Cihan Numa Nesri, Mevlana Mehmed Nesri, P-82-83
[12] . Oruc Bey Tarihi, Oruc Bey. P-12
[13] . تاریخ عثمانی: اسماعیل حقی اوزون چارشی لی، ج1، ص126
[14] . Kayi, Ertugrulun Ocagi, Prof .Dr.Ahmed Simirgil .P-25
[15]. Ottoman History, Misperceptions and Truths.Ahmed Akgunduz.P-43
[16] . Osmanlinin Kokleri Ertugurl Gazi,Tarkan Sucikar. P-129

شیخ ادیبالی کی روحانی خدمات و کردار:

مذہب اسلام کو دنیا بھر کے تمام مذاہب پر، پرجوش شرف حاصل ہے اسکی ایک جزیہ بھی ہے کہ اس کی فیض یافتہ جماعت میں ہزاروں افراد اپنی قوت ایمانیہ کے اندر ایسے مضبوط ثابت ہوئے جنھوں نے پیغمبروں کی خدمات انجام دی اور شریعت کو زندہ اور روشن کرنے کے لئے آپ نے اپنا پورا حق ادا کیا۔ سیدنا آدمؑ سے لے کر محمد ﷺ تک جتنے بھی انبیاء دنیا میں تشریف لائے۔ ان کی امتوں میں مجموعی حیثیت سے بھی منصب نبوت کے فرائض کو انجام دینے والے اتنے نہیں نکلے جتنے انہوں نے دین کی خاطر فرائض انجام دی۔ اولیاء اللہ کے قلوب منبع انوار الٰہیٰ اور ان کی ذات مربع و خلائق ہر زمانے میں بنی رہی۔ وہ خود اسلام کے صحیح نمونہ اور رسول ﷺ کی زندگی کے روشن آئینہ ہوتے تھے۔ وہ ملت اسلامیہ کے لئے ہر دور میں صداقت کے راہنما اور رہبر تھے۔ تاریخ گواہ ہے کہ اولیاء اللہ ہمیشہ ذات الٰہیٰ سے وابستہ رہے۔ ان کا سر نہ بادشاہوں کے سامنے جھکا نہ ظالموں سے وہ خوف زدہ ہوتے۔ ان کی دنیا استغناء کی دنیا تھی۔[17]

تصوف اور صوفیائے کرام کا مقام و مرتبہ:

تاریخ شاہد ہے کہ دنیا میں اسلام عمل سیرت اور کردار سے پھیلا اشاعت اسلام کی آب یاری میں انبیاء کرام اور رسل عظام نے اپنے فرائض منصبی بہ حسن و خوبی ادا کئے۔ وہاں اللہ تعالی کے محبوب اولیائے کرام، صحابہ کرام و تابعین نے بھی دنیا میں اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیاں وقف فرما دیں اللہ کے ولی وہ ہیں جو مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ متقی و پرہیز گار اور قرآن و سنت کے احکام کا پابند ہو۔ اللہ اور رسول کا اطاعت گزار ہو۔ اللہ کے ولی وہ ہیں جو اللہ کی عبادت، توجہ اور استغفار میں ساری رات گزارتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بھی اولیاء و کاملین گزرتے ہیں جو حیات ہیں ان کے مزارات، آستانیوں، خانقاہوں اور رہائش گاہوں کے ساتھ مساجد ضرور ہیں جو اس بات کی دلیل ہیں کہ ولی اللہ ہر حال میں صوم صلوۃ کے پابند ہوتے ہیں۔ صوفی، شیخ اور پیر و مرشد صاحب عالم ہوتا ہے علم و عمل دونوں لازم ہیں۔ صوفی (پیر و مرشد) کو کتاب و سنت کا عالم و عامل ہونا چاہیے تاکہ وہ شریعت و طریقت کی روشنی میں لوگوں کی درست راہنمائی کر سکے۔ اس لئے صوفیائے کرام نے علم ظاہری و باطنی کے حصول میں اپنی زندگیاں وقف فرمائیں اور ہر دور میں رشد و ہدایت شریعت و طریقت اور علم و عرفاں کے وہ چراغ روشن کئے جن کی ضیاء پاشیوں سے قلوب نبی آدم روشن تر ہوئے۔ ہزاروں لوگوں نے ایمان اور علم و عرفان کی لازوال دولت حاصل کی۔ ان علماء و صوفیاء کی بدولت دین کو اتنی مقبولیت ملی اور اس کے قطب و ابدل و عوام الناس کی قلوب کو نورانیت سے فیض یاب کر رہا ہے۔ اس لئے ان کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ اور اپنی ہمت، اپنے استقلال، اپنے قلوب کی نورانیت کے فرق مرتبہ پر قرب حق سجانے کے درجات مختلفہ سے نوازے جاتے اور غوث قطب و ابدال کے نام سے پکار جاتے ہیں۔ اس بہادر جماعت میں سیدنا شیخ ادیبالی عماد الدین معظم مصطفیٰ کی ذات کو آسمان قرب کے ستاروں میں شمس نصف النہار کی طرح جو عزت حاصل ہے وہ دُنیا سے پوشیدہ نہیں ہے۔ آپ ایک سید صوفی شیخ ہیں۔ جو دنیا کی لذتوں سے عاجز ہو کر اللہ کے دین کی خدمت میں ہمہ تن رہے۔

تربیت قلوب اصلاح خلق:

شیخ ادیبالی مرتبہ ولایت میں خطب العالم تھے، آپ کو تربیت قلوب و اصلاح کی خدمت سپرد گئی تھی آپ کی شان شان تسلیم تفویض تھی۔ آپ کو روحانین کی قوت مقدسیہ میں بد طولیٰ حاصل تھا۔ آپ ایک صوفی اور سنت پر عمل کرنے والے کے ساتھ ساتھ ایک بڑے بابا بھی تھے۔ لیکن

---

17 . https://m.facebook .com.time9:00.Date :02.10.2024

اس حالت میں بھی ان کے کلام علم اور اور اک بھرے ہوئے تھے۔ آپ کی شخصیت افسانوی شخصیت تھی اور صوفیہ کا طرز عمل ان کی زندگی کے گوشے گوشے سے نظر آتا تھا۔[18]

تبلیغ دین:

شیخ ادیبالی دمشق، سوغوت میں آکر آباد ہوئے۔ اور ان کے ساتھ اور بھی کئی روحانی شخصیات تھیں جو اسلام کے اشاعت کے لئے کام کر رہی تھیں اور اس زمانے میں بیلاجک میں سکونت اختیار کی ادھر ہی ایک درسگاہ قائم کی جس میں فروغ تعلیم و علم کا سلسلہ جاری رکھا۔

بیلاجک درس گاہ میں شاگردوں کی روحانی تربیت:

آپ نے جو درس گاہ قائم کی وہ ہر عام و خاص کے لئے تھی۔ اس میں آپ نے علم کے فروغ کا سلسلہ شروع کیا۔ شروع شروع میں آپ کو بے حد تکالیف برداشت کرنی پڑی لیکن پھر بھی آپ ثابت قدم رہے اور سینکڑوں شاگروں کی روحانی تربیت کی۔ اور بھٹکے ہوؤں کو راہ بتلائی۔ شراب دنیا کے مخمور اور متوالوں کو ہوش میں لائے، سوتے لوگوں کو بیدار کیا، خواب غفلت میں سوئے ہوئے قلوب کو سنوارا، بیمار قلب کا علاج کیا۔ مخلوق پرستوں کو حق سکھایا۔ بندہ اسباب بنے ہوئے لوگوں کو حسب الاسباب کا بندہ بنایا۔ حرص و ہوا اور نفس و شیطان کے ہاتھ میں محبوس قیدیوں کو ان کے خونخوار پنجوں سے چھڑایا۔ دنیاداروں کو دنیاداری کا ذائقہ چھکایا۔

سلاطین و وزراء کا آپ کی درسگاہ پر آنا:

آپ کی مجلس میں سلاطین و وزاراء علماء زائدین و عابدین، دنیاداروں و مریدین و عوام غرض ہر قسم اور طبقہ کے لوگ شریک ہوتے تھے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آپ کی مجلس میں لوگ عالم دین کی طرف راغب ہونے لگے اور بادشاہت و وزراعت سے دلچسپی کی کمی واضح نظر آتی۔ آپ کی محفل سے جو بھی سیریاب ہوتا وہ متقی ہو جاتا اور دنیا کی لذتوں سے دور ہو جاتا تھا۔ سلاطین میں سادگی نمایاں ہو جاتی وہ صلوۃ کے پابند اور اسلام کے ارکان کو اپنی ظاہری زندگی میں شامل کر کے اللہ اور اس کے رسول کے بنائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے اپنی رعایا کے ساتھ بہتری والا معاملہ کرتے تھے تیرہویں صدی میں شیخ ادیبالی کی خدمات جمیلہ اور مساعی جلیلہ کے باعث محتاج تعاون نہیں۔ گزشتہ شرک کی زہریلی فضا میں عظمت توحید کا علم بلند کرنے والی ذات کا نام اعلی حضرت ہے۔

عقیدہ نظریہ کی اصلاح میں خدمات:

عقیدہ دل کے ارادے اور فکر و خیال کا نام ہے عقیدہ کو درست کرنے کیلئے شیخ صاحب کی تعلیمات جن اصولوں پر مبنی ہیں۔ ان میں توحید کو مرکزیت حاصل ہے۔ اس پر نظر رکھو جو تم پر نظر رکھتا ہے۔ اُسے پکڑو جو تمہیں گرنے سے بچاتا ہے وہ تم کو جہالت کی ظلمات نکال دے گا اور ہلاکتوں سے محفوظ رکھے گا۔ توحید کو اتنا مضبوط کر یہاں تک کے تیرے دل میں جمیع مخلوقات میں سے ایک ذرہ بھی باقی نہ رہے۔ ساری مخلوق عاجز ہے۔ جب عقیدہ توحید راسخ ہو جاتا ہے اور انسان اللہ کو وحدہ لاشریک مان لیتا ہے۔ تو پھر توحید کے ثمرات و نتائج ہر (عیزکا) خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور مرض کا علاج اللہ کی توحید میں مخفی ہے۔ توحید خالص اور رضائے الہیٰ کے حصول کو اوڑھنا، بچھونا میں ہی نجات پوشیدہ ہے۔ جتنا زیادہ عقیدہ توحید پختہ ہو گا وہ صداقت پر مبنی ہو گا۔ اتنا مرتبہ و مقام بلند ہو گا اور اللہ پر ایمان اتنا پختہ ہو گا۔

[18] . Http://aalequtub.com,Date : 2021time 9:30

اعمال واحوال کی اصلاح میں خدمات:

اللہ رب العزت نے انسان کو فطرت سلیمہ پر تخلیق فرمایا اور اسے اپنی عبادت و بندگی کا درس دیا اور اسے برائیوں سے دور رہنے کا حکم دیا۔ دنیا کی عنایتوں اور رنگینیوں سے بچنے کی تلقین فرمائی۔ مگر انسان کم عقل اور نادان ہے۔ وہ قریب میں موجود فانی چیز کو حقیقی سمجھ بیٹھتا ہے۔ دین ایسا جال ہے کہ جو ہر شخص کو اپنے شکنجے میں پھنسالیتا ہے۔ اور نفس کو برائی پر ابھارتی ہے۔ اصل جڑ برائی کی دنیا ہے۔ چونکہ یہ دُنیا مرد مومن کے لئے قید خانہ ہے۔ اور وہ ہمیشہ اس قید خانے سے آزاد رہنے کی سعی کوشش کرتا ہے۔[19]

تزکیہ نفس:

نفس کا تزکیہ پر دین واسلام کا بنیادی تصور ہے اس کی تعلیم قرآن وحدیث میں صراحت کے ساتھ آئی ہے اسی اصول کو شیخ ادیبالی نے اپنی زندگی میں اپنایا۔ اور نادم زینت اسی کی تعلیم دیتے رہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر:

ساری زندگی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا نمونہ تھی کہ حاکم کو ظالم ترین شخصی نہیں ہونا چاہیے۔

روحانی سلاسل و طریق کے مابین ہم آہنگی و یکجہتی:

دعوت واصلاح کو عام کرنے کے لئے اس میں ضمن میں بیلاجک درسگاہ قائم کر کے لوگوں کو تبلیغ دین اور تصوف کی حقیقت سے واقفیت دلائی ۔اصلاح عمل میں مختلف مدارس کی شرکت طرق صوفیہ کو اپنی اصلاحی تحریک میں فعال کرنے کے لیے توجہ عالم اسلام میں اصلاحی کاوشیں سرگرم کردی۔

مختلف کارنامے:

آپ نے مسلمانوں کے مختلف طبقات میں عملی اور فقہی اختلافات پیدا کر کے قومی اور ملکی یکجہتی کو فروغ دیا۔[20]

اور اختلافی مسائل میں الجھے رہنے کے بجائے انہیں متفقہ مسائل کی طرف مائل کیا۔ فرقہ وارانہ تنازعات میں غلو اور تعصب کو مٹانے کی کوشش کی۔

یونانی فلسفہ کے بجائے ایمانی فلسفہ (دانش ایمانی) کو رواج دیا۔

1۔ تعلیمی نصاب کے پرانے ڈھانچے میں ترمیم کی اور اسے عقلی موشگانیوں اور اخلاقیات (و نظری الجھنوں) سے پاک کردیا۔

2۔ قرآن حکیم کو بامعنی پڑھنے پر زور دیا۔ اس کیلئے آپ نے قرآن کے اردو میں تراجم کئے۔

3۔ علم حدیث کی تعلیم و تدریس پر زور دیا۔

4۔ بادشاہوں، حاکموں، اُمراء اور سپہ سالاروں حکومتی اور فوجی عہد اداروں علماء اور صوفیاء اور عوام کے حالات کا جائزہ لے کر ان میں موجود غلط رویوں کی مذمت کی اور اصلاح واحوال پر زور دیا۔ اور اُن کے بھیانک نتائج سے آگاہ کیا۔

5۔ غلط عقیدہ اور عمل کی خرابیاں واضح کیں۔

6۔ غربت اور امارت کے درمیان اقتصادی تفاوت رفع کرنے کی کوشش کی اور معاشی مسائل کا حل پیش کیا۔

---

[19] ڈاکٹر محمد عزیر، دولت عثمانیہ، دارالمصنفاں، شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ: ۱۹۹۸

[20] - Osmanli Dusunu Yordu, Ekream Sama,1Bolum

7۔ سیاسی احوال اور طوائف الملوکی کی اصلاح کر کے اسلامی حکومت کے غلبہ کی کوشش کی۔ اس سلسلے میں مرہٹوں کی سرکوبی کیلئے احمد شاہ ابدالی کو نامہ لکھ کر بلایا۔

خلاصہ

اسلامی سلطنتوں کی تشکیل میں تصوف کا کردار اور شیخ ادیبالی کا تصوف کا جو مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے ۔ شیخ ادیبالی کا سلطنت عثمانیہ کی تشکیل میں تصوف کا جو کردار رہا ہے اس کا ذکر کیا گیا اور تصوف میں شیخ ادیبالی کا جو مقام و مرتبہ کو ذکر کرتے ہوئے کیسے اس نے صوفیت کو اجاگر کیا اور صوفی کی حیثیت سے تصوف کی صحیح انداز سے تشکیل و تشریح کی جس کی وجہ سے آپ کو تصوف میں خاص مقام حاصل ہے اور سلطنت عثمانیہ کے قیام میں شیخ ادیبالی کا کردار بطور تصوف کو اجاگر کیا۔ اور شیخ ادیبالی کی تصوف میں جو صفات ہیں ان کا ذکر کیا کہ کیسے انہوں نے تصوف کی راہ اختیار کر کے لوگوں کو دین کی طرف گامزن کیا گیا اس کے بعد انہوں نے اس اصلاح کو منظم تنظیم کے ذریعے اخذ کیا اور ان کی اس کوشش سے ایک اسلامی و ریاست وجود پذیر ہوئی اور سلطنت عثمانیہ کے قیام میں شیخ ادیبالی کا جو کردار رہا کہ کیسے ایک شیخ کی پذیرائی کی بدولت سلطنت عثمانیہ کا وجود عمل میں لایا گیا اور لوگوں کو ایک اللہ اور اس کے رسول کے دین کی خاطر تبلیغ دینا اور جان کی بازی لگا دینے کا عمل درس دیا ایمیں مسلمانوں کو اس بات کی بھی آگاہی حاصل ہو گئی کہ کیسے عمل اختیار کر کے اپ دنیا پر راج حاصل کر سکتے ہیں اسلام کے حصول کے لیے دن رات لوگوں کی اصلاح میں گامزن رہے۔